احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ
۱۲۔ نومبر ۱۹۹۴ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۵۲ جمعرات۔ ۷ جمادی الثانی ۔ ۱۴۱۵ھ ‘ ۱۲۔نبوت ۱۳۷۳ ھش ‘ ۱۲۔نومبر ۱۹۹۴ء

تقویٰ والے پر خدا کی تجلی ہوتی ہے

تقویٰ والے پر خدا کی تجلی ہوتی ہے۔ وہ خدا کے سایہ میں ہوتا ہے۔ مگر چاہئے کہ تقویٰ خالص ہو اور اس میں شیطان کا کچھ حصہ نہ ہو۔ ورنہ شرک خدا کو پسند نہیں اور اگر کچھ حصہ شیطان کا ہو تو خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ سب شیطان کا ہے۔ خدا کے پیاروں کو جو دکھ آتا ہے وہ مصلحت الٰہی سے آتا ہے ورنہ ساری دنیا اکٹھی ہو جائے تو ان کو ذرہ بھر تکلیف نہیں دے سکتی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آج کل عبادت اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہئے۔ وہ مزا نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے رکھا نہ ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزا نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے بالکل تلخ یا پھیکا سمجھتا ہے اسی طرح سے وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئے۔ کیونکہ جیسا میں نے ابھی کہا ہے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں خدائے تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبات کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس کی عبادت میں اس کے لئے ایک لذت اور سرور نہ ہو؟ لذت اور سرور تو ہے مگر اس سے حظ اٹھانے والا بھی تو ہو۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۵)

ولادت

○ مکرم منصور احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۴۔ جولائی ۱۹۹۴ء کو بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام حضرت صاحب نے ازراہ شفقت غالب احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ماسٹر عبدالمنان صاحب (شکور پارک) کا پوتا اور مکرم گلزار احمد صاحب وزیر آباد کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک ۔ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

○ مکرم میاں غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ اطلاع دیتے ہیں کہ منیر احمد صاحب ٹیکساس (امریکہ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم ملک نعیم الدین صاحب ضیاء ابن مکرم ملک ضیاء الدین صاحب آف خانپور بعارضہ قلب لاہور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم انس احمد اطہر صاحب کالاڑکانہ میں موٹر سائیکل کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ اور چہرے پر بہت چوٹیں آئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم ملک بشیر احمد اعوان انسپکٹر وقف جدید محلہ دارالیمن شرقی ربوہ کی اہلیہ شازیہ بیگم صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں نقاہت اور کمزوری کے علاوہ شوگر میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

اعمال اور انکے نتائج کو ہرگز نہیں بھولنا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں جس مطلب اور غرض کے لئے بنائی ہیں۔ وہ اپنے نتائج اور ثمرات اپنے ساتھ ضرور رکھتے ہیں۔ اس لئے اس پر ایمان ہونا چاہئے کہ لابد ایمان کے ثمرات اور نتائج ضرور حاصل ہوں گے۔ اور کفر اپنے بد نتائج دیئے بغیر نہ رہے گا۔ انسان بڑی غلطی کرتا اور دھوکا کھاتا ہے۔ جب وہ اس اصل کو بھول جاتا ہے۔ اعمال اور اس کے نتائج کو ہرگز ہرگز بھولنا نہیں چاہئے۔ سعی اور کوشش کو ترک کرنا نہیں چاہئے۔ (۔) انسان اپنی کمزوریوں پر پوری طرح اطلاع نہیں رکھتا۔ اور بعض وقت نقد کو ادھار پر پسند کرتا۔ اور ترجیح دیتا ہے۔ پیش پا افتادہ اور زیر دست چیزیں مقبول نگاہ ہوتی ہیں۔ اس لئے الٰہی احکام کو اپنی غلطی سے بھول جاتا ہے یا ان کے ثمرات اور نتائج کو اپنی غلطی اور نادانی سے ادھار اور دوسرے ہی جہان پر منحصر سمجھ کر سستی اور لاپروائی کرتا ہے۔ اور اس طرح پر اصل مقصد سے دور جا پڑتا ہے اس غلطی کو دور کرنے اور اس کے برے نتائج سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھائی کہ۔ (ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں اپنے نفوس کی شرارتوں سے اور اپنے اعمال کی بدیوں سے) کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجائیں۔ کیونکہ بڑی پناہ اور معاذ اللہ تعالیٰ ہی کی پناہ ہے۔ جو ساری قدرتوں اور قوتوں کا مالک اور مولیٰ ہے۔ اور ہر نقص سے پاک ہر کامل صفت سے موصوف۔

پہلے ضروری ہے کہ (اپنے نفس کی شرارتوں) سے پناہ مانگیں۔ انسان کی اندرونی بدیاں اور شرارتیں اکثر اس کو ہلاک کر دیتی ہیں۔ مثلاً شہوت کے مقابلہ میں زیر ہو جاتا۔ اور عفت کو ترک کرتا ہے۔ بدنظری اور زنا کا ارتکاب کرتا ہے۔ حلم کو چھوڑتا ہے۔ اور غضب کو اختیار کرتا ہے۔ اور کبھی قناعت کو جو سچی خوشحالی کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ چھوڑ کر حرص و طمع کا پابند ہو جاتا۔ اور کبھی ہمت بلند اور استقلال نہیں رہتا۔ بلکہ پست ہمتی اور غیر مستقل مزاجی میں پھنس جاتا ہے۔ سعی اور مجاہدہ کو ترک کرتا۔ اور کسل میں مبتلا ہوتا ہے۔ یہ نفسانی شرور ہیں اس لئے ان تمام شرارتوں اور ان کے برے نتائج سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کی پناہ لینی چاہئے اور پھر اعمال کے بد نتائج ہیں۔ ایسے بھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ ہو۔

غرض اصل تو یہ ہے (۔) اللہ کے سوا کوئی ہادی نہیں۔ جس کے پاس گمراہی کا ڈر نہیں۔ اور جس کو اللہ ہلاک کرے اس کو کوئی بامراد نہیں کر سکتا۔

(از خطبہ ۱۳۔ ستمبر ۱۹۰۲ء)

سینہ کا علم تو خدا کو ہی ہے۔ مگر انسان اپنی خیانت سے پکڑا جاتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۲- نبوت- ۱۳۷۳ ھش ۱۲- نومبر ۱۹۹۴ء

تحریکِ جدید کا سالِ نو

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بیت الفضل لندن میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرمادیا ہے۔ اس خطبہ میں جو ایک خاص بات قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ تحریک جدید کے ساٹھ سال (۱۹۳۴ء تا ۱۹۹۴ء) کے عرصہ میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کی مالی قربانی میں جماعت کا قدم آگے ہی بڑھا ہے۔ نہ ایک جگہ رکا ہے اور نہ پیچھے ہٹا ہے۔

جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت جماعت احمدیہ کے ساتھ ہر لحہ و ہر آن رہی ہے اور یہ مولا کریم کے بے انتہا فضلوں کا عملی اظہار ہے کہ جماعت احمدیہ کا قدم بحیثیت مجموعی ترقی ہی کی جانب اٹھتا رہا ہے۔ تحریک جدید بھی اسی کا اظہار ہے۔

حضرت صاحب کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں ہم احباب کرام کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ ہر احمدی اپنی جگہ اپنا محاسبہ کرے اور اپنی مالی قربانی کی طرف نگاہ کرے اور یہ بات توجہ سے نوٹ کرے کہ آیا وہ انفرادی طور پر بھی اس قافلہ ترقی میں شامل ہے یا نہیں۔ ہر احمدی کی انفرادی مالی قربانی بھی جماعت احمدیہ کی مجموعی مالی قربانی کی طرح ترقی پذیر ہونی چاہئے۔ ہر آنے والے دن اس کی قربانیوں میں اضافہ ہونا چاہئے۔ ہر سال تحریک جدید سمیت تمام چندوں میں اس کا قدم بلندی ہی کی طرف اٹھنا چاہئے۔ ہر احمدی کو اپنے چندوں پر نگاہ رکھنی چاہئے کہ چند سال قبل اس کا جو وعدہ تھا اس میں تیز رفتار ترقی اور بلندی حاصل ہوئی ہے یا نہیں۔

اللہ تعالیٰ آج کے دور میں جماعت احمدیہ کو جس طرح بے مثال ترقیات سے نواز رہا ہے وہ تاریخ احمدیت میں زبردست ترقیات کا ابھی تو ایک نقطہ آغاز ہیں۔ لیکن اس ترقی کے ساتھ ساتھ ہر احمدی کی ذاتی قربانیوں میں بھی اسی رفتار سے ترقی ہونی چاہئے تاکہ ہر احمدی اس تیز رفتار قافلے کا زندہ و پائندہ ساتھی ہو۔ یہ نہ ہو کہ جماعت تو ترقی کے اعتبار سے چھلانگیں لگا رہی ہو مگر ایک احمدی کچھوے کی طرح رینگ کر ساتھ چل رہا ہو۔ سست رفتاری سے چلنے والے تو بہت پیچھے رہ جائیں گے ان کو دراصل یہ کہتے ہوئے بھی شرم آئے گی کہ ہم بھی اس تیز رفتار قافلے کے ساتھ چل رہے ہیں۔

جہاں مالی قربانیوں میں تیز رفتار اضافے کی ضرورت ہے وہاں پر مولا کریم کے آگے دعاؤں اور گریہ و زاری میں بھی طوفان اٹھا دینے کا وقت ہے۔ جس قدر ترقیات کی توفیق ملتی ہے وہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے احسان کے نتیجہ میں ملتی ہے۔ ورنہ عام انسان تو اتنی کمزوریوں میں جکڑا ہوا ہوتا ہے کہ تیز رفتار ترقی اس کے بس کی بات ہی نہیں ہوتی۔ یہ تو خدا کا ہاتھ ہے جس کو پکڑ کر عام کمزور احمدی بھی برق رفتار ترقی کے دور میں ساتھ ساتھ چل سکتا ہے۔

مالی قربانی دعاؤں اور عبادات میں ترقی کے ساتھ ساتھ اخلاق میں بھی بے مثال ترقی دکھانے کا دور ہے۔ آج دنیا علمی بحث کو بعد میں سنتی ہے پہلے کردار دیکھتی ہے۔ اور اگر حسن اخلاق اور حسن کردار کا ٹھوس اثر دوسرے پر مرتب ہو جائے تو اس کو لمبی بحثوں سے سمجھانے کی ضرورت بھی بعض اوقات نہیں پڑتی۔ پھر تو دل مٹھی میں آجاتے ہیں اور اللہ کے دین میں فوج در فوج شمولیت کے راستے کھل جاتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی ترقی اس کے افراد کی انفرادی ترقی پر منحصر ہے۔ جماعت کے ہر فرد کا تقویٰ جمع ہو کر جماعت کے مجموعی تقویٰ کی تعمیر کرتا ہے۔ اور یہ مجموعی طاقت وہ ہے جو دنیا میں انقلاب کی نوید لاتی ہے۔ اور لا رہی ہے۔ یہ خیال کر لینا کہ دوسرے ساتھی دن رات کام کر رہے ہیں ہمیں کرنے کی کیا ضرورت ہے' ایک تباہ کن خیال ہے۔ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ یہی سوچ کہ احمدیت کی عمارت میرے ہی کندھوں پر استوار ہے۔ میں ھل گیا تو ساری جماعت کو نقصان ہو گا۔ وہی کامیابی کی کلید ہے!!

دل دل سے ملے ہوں تو ملاقات یہی ہے
دوری ہو تو دوری کی بھی اوقات یہی ہے
ہو آنکھ کی پتلی میں جو تصویر کسی کی
کہتے ہیں جسے شدت جذبات یہی ہے

ابوالاقبال

○

پائیں گے جس کو نفس کی قربانیوں میں ہم
وہ چیز ڈھونڈتے ہیں تن آسانیوں میں ہم

اہلِ مجاز محو ہیں خوبانِ دہر میں
باقی رہے ہیں ایک تیرے فانیوں میں ہم

عالَم ہے آئینہ تیری قدرت کے نقش کا
دیکھا جو اس میں پڑ گئے حیرانیوں میں ہم

خاکی جمالِ دوست پہ ہوں جان و دل نثار
ہیں شاد اس کے فضل کی مہمانیوں میں ہم

عبدالرحمٰن خاکی

شیریں اَدائی تلخیٔ حالات سے گئی
برسوں کی دوستی فقط اِک بات سے گئی

اِک بات تھی جو اُن کی ملاقات میں کبھی
وہ بات آج ان کی ملاقات سے گئی

بال آگیا ہے آئینۂ دل میں اس لئے
یکجہتیٔ خیال خیالات سے گئی

شائد کہ دن کی ضَو سے ہو روشن حریم جاں
جو بات رات کی تھی وہ تو رات سے گئی

اپنا خلوص اَب بھی زوال آشنا نہیں
بُوئے وفا نہ ان کی شکایات سے گئی

ناؔہید نذرِ دوست کر آنسو کہ بارہا
رنجش دلوں کی درد کی سوغات سے گئی

عبدالمنان ناہید

صفیہ کلثوم

جناب روشن دین صاحب تنویر

ولادت اور خاندانی پس منظر-

جناب روشن دین صاحب تنویر ۲۰- اپریل ۱۸۹۲ء کو محلہ خراسیاں شہر سیالکوٹ میں پیدا ہوئے- "روشن دین" نام اور "تنویر" تخلص تھا- والد گرامی کا نام شیخ محمد کالو تھا- جن کا ذریعہ روزگار برطانوی فوج کے محکمہ سپلائی میں ٹھیکے لینا اور تیار پارچات اور وردیاں مہیا کرنا تھا- یہی پیشہ ان کے دوسرے بیٹوں نے اپنایا- اس سلسلہ میں یہ سارا خاندان ایک لمبے عرصے تک سوڈان، مصر اور شرق اوسط کے دوسرے ممالک میں قیام پذیر رہا- جناب روشن دین تنویر کے کل پانچ بھائی اور پانچ بہنیں تھیں-

تعلیم جناب روشن دین صاحب تنویر نے ابتدائی تعلیم اپنے محلہ ہی سے حاصل کی- سکاچ مشن ہائی سکول سے ۱۹۰۹ء میں میٹرک کیا- آپ کا شمار ان خوش نصیب لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے شمس العلماء سید میر حسن سے فیض حاصل کیا- مرے کالج سیالکوٹ سے ۱۹۱۷ء میں بی- اے کیا اور پھر ۱۹۲۴ء میں یونیورسٹی لاء کالج لاہور سے ایل- ایل- بی کا امتحان پاس کیا-

شعر و شاعری کا آغاز شعر گوئی کا ملکہ قدرت جسے چاہتی ہے عطا کرتی ہے- کسی کو کم اور کسی کو زیادہ- روشن دین صاحب تنویر اس خدائی نعمت سے مالا مال تھے- شاعری کی طرف روشن دین صاحب تنویر کے میلان کے پس منظر میں علامہ اقبال کے استاد سید میر حسن کی ذات نظر آتی ہے جو خود بھی فارسی اور اردو شاعری کا عمدہ ذوق رکھتے تھے- علامہ سید میر حسن کی نگرانی میں اس ذوق کی تربیت ہوئی- کالج کے زمانہ میں یہ ذوق پہلے سے کہیں زیادہ ترقی کر گیا اور عمدہ شعر کہنے لگے-

انگریزی ادب کے مطالعہ سے شعر میں ورڈز ورتھ اور نثر میں آسکر وائلڈ کا رنگ نمایاں ہوا- ہم عصر شعراء میں امین حزیں جناب اثر صہبائی اور پروفیسر اصغر سودائی کے نام قابل ذکر ہیں- اپنے ایک مضمون میں آپ خود تحریر فرماتے ہیں-

"مجھے شروع ہی سے علم و ادب کا بڑا شوق تھا اور اسی زمانے میں شعر گوئی کا مذاق بھی پیدا ہو گیا تھا- مجھے یاد ہے کہ آزاد مرحوم کی "آبِ حیات" میں نے پرائمری کی چوتھی جماعت میں ہی کئی بار پڑھی تھی اور اسی طرح شعرائے اردو کا بہت سا کلام انٹرنس پاس کرنے سے پہلے ہی ختم کر چکا تھا- سودا، میر تقی میر، میر حسن، انیس، غالب، داغ، اقبال سب پر کامل عبور ہو چکا تھا- کالج میں جا کر انگریزی اور مغربی شعراء اور ادب کا ذوق و شوق پورا کیا گیا- اس کے علاوہ کالج میں بی- اے تک عربی اور فلسفہ کا مطالعہ کیا- گویا کہ ادب ایک غذا بن چکی تھی-"

تخلّص ابتدائے شعر گوئی میں جناب روشن دین "مسلم" تخلص کرتے تھے- لیکن جلد ہی اسے ترک کر دیا- "تنویر" غالباً "روشن" کی مناسبت سے اختیار کیا گیا ہو گا-

ابتدائی حالات ایل ایل بی کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد جناب روشن دین صاحب تنویر لاہور کی مقامی عدالتوں میں پریکٹس کرنے لگے- ۱۹۲۸ء میں اپنے بڑے بھائی شیخ عطا محمد صاحب کی ترغیب پر ان کے کاروبار کی نگرانی اور قانونی معاملات کی دیکھ بھال کے لئے سوڈان تشریف لے گئے-

تنویر صاحب ابتداء ہی سے وکالت کے پیشہ میں اپنے آپ کو ایڈجسٹ (Adjust) کرنا دشوار پاتے تھے- کسی مقدمہ میں ذرا بھی اشکال ہوتا تو اسے زور بیان یا الفاظ کے ہیر پھیر سے چھپانے کی بجائے سائل کو صاف بتا دیتے کہ اس کے دعویٰ میں کیا کمزوری ہے- نتیجتاً وکالت برائے نام رہ گئی-

غالباً ۱۹۳۸ء یا ۱۹۳۹ء میں بعض احمدی احباب کی ترغیب پر قادیان کے جلسہ میں تشریف لے گئے اور وہاں جماعت احمدیہ کے سربراہ (حضرت امام جماعت الثانی) مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی تقریر سنی- اس تقریر سے اثر قبول کرتے ہوئے احمدی ہو گئے- اور ۱۶- اکتوبر ۱۹۴۶ء کو "روزنامہ الفضل" کے ایڈیٹر مقرر ہو گئے اور پچیس سال تک اس عہدے کو بڑی کامیابی سے نبھایا-

شادی اور اولاد جناب روشن دین صاحب تنویر نے تین شادیاں کیں- پہلی بیوی جن کا نو عمری میں ہی انتقال ہو گیا- دوسری اہلیہ پروفیسر سراج آذر اور پروفیسر نجم الدین کی ہمشیرہ تھیں- ۱۹۳۶ء میں دوسری اہلیہ بھی وفات پا گئیں- ان سے ایک صاحبزادہ نصر الرحمان اور تین بیٹیاں ہوئیں- صاحبزادیوں میں عفت، عزت اور عظمت ہیں- تیسری شادی عمر کے آخری حصے میں کی- ان میں ایک بیٹی فرحت ہیں- نرینہ اولاد میں آپ کا ذہین اور ہونہار فرزند نصر الرحمان جوانی کی عمر کو پہنچتے پہنچتے اپنا دماغی توازن کھو بیٹھا-

شخصیت محترم جناب روشن دین صاحب تنویر کو اللہ تعالیٰ نے بعض دل موہ لینے والے خصائل سے نوازا تھا- جناب روشن دین صاحب تنویر سیرت و اخلاق کے حوالے سے ایک مثالی انسان تھے- حد درجہ ملنسار، ہنس مکھ، خوش گفتار و خوش کردار شخص تھے- عاجزی و انکساری، حلم و بردباری انکے مزاج میں رچی ہوئی تھی- پیار محبت اور عقیدت کا اظہار کرنے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیتے تھے-

آپ تکلفات سے یکسر مبرّا اور نہایت سادہ زندگی بسر کرنے والے درویش منش انسان تھے- پوشش اور رہائش میں رکھ رکھاؤ اور اہتمام و احتیاط کے سرے سے قائل نہ تھے- ضروریات زندگی میں سے جو کچھ بلا تردد میسر آ جاتا اس پر قناعت کر لیتے- سابق ایڈیٹر الفضل جناب مسعود احمد صاحب دہلوی آپ کے متعلق لکھتے ہیں-

"محترم تنویر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بعض دل موہ لینے والے خصائل سے بھی نوازا تھا- آپ تکلفات سے یکسر مبرّا تھے- درویشوں کے مسلک کے مطابق آپ کے نزدیک فرش فروش کے لئے خود زمین اور اوڑھنے بچھونے کے لئے گھاس پھونس کافی اور بہت کافی تھے اور بلا مبالغہ ہاتھ پیالے کا کام دے سکتے تھے- اس لئے ضروریات زندگی میں جو کچھ میسر آتا اس پر قناعت کر لیتے- میں نے بارہا آپ کو گھر میں دودھ موجود نہ ہونے کی صورت میں محض چائے کا قہوہ پیتے دیکھا-

آپ کی ایک بڑی خوبی مصائب اور تکالیف کو کسی قسم کا شکوہ زبان پر لائے بغیر صبر سے برداشت کرنا تھی- آپ کو شروع ہی سے بعض صدمات اور تکالیف سے دوچار ہونا پڑا- لیکن آپ نے انہیں برداشت کرنے میں صبر اور ہمت اور استقلال کا بہت عمدہ نمونہ پیش کیا- اور اپنی تکالیف کا دوستوں کے سامنے کبھی اظہار نہیں کیا- پہلے آپ کو بیوی کی وفات کا صدمہ برداشت کرنا پڑا- اس کے بعد آپ نے دوسری شادی کی- اللہ نے آپ کو تین صاحبزادیاں اور ایک فرزند عطا کیا- یہ چاروں بچے ابھی چھوٹے ہی تھے کہ آپ کی یہ اہلیہ بھی وفات پا گئیں- گھر میں کوئی بڑی بوڑھی ایسی نہ تھی جو بچوں کی پرورش اور دیکھ بھال کرتیں- تاہم آپ نے شادی کئے بغیر تن تنہا بچوں کی پرورش کرنے اور انہیں پروان چڑھانے کا بیڑا اٹھایا- چنانچہ آپ نے ان بچوں کو پالنے اور انہیں حتی المقدور لائق بنانے میں اپنی زندگی لگا دی"

عبد السلام صاحب اختر کہتے ہیں

"جناب روشن دین تنویر کا حسن سلوک، حسن معاشرت اور حسن آداب اپنی جگہ پر ان کی زندگی کا ایک مستقل باب ہے- مگر ان فرائض منصبی کے علاوہ جناب تنویر صاحب کی ایک مجلسی زندگی بھی تھی جس کی شمع خواہ مہینے میں ایک دو بار روشن ہوئی مگر اس کی روشنی سے ان کی شخصیت کے پنہاں گوشے روشن تر ہوئے اور ان کی تکمیل پر وہ محسوس کرتے جیسے ایک بوجھ ان کے سینے سے اتر گیا ہو یا ایک خاموش سی پیاس تسکین پا گئی ہو- ان مجالس کا اہتمام اکثر وہ خود کرتے یا پھر عزیزم ڈاکٹر پرویز پروازی یا خاکسار ان سے مشورہ کے بعد کسی نہ کسی جگہ پر تقریب منعقد کرتے-

یوں ایسی ہی ایک مجلس کا ذکر ہے کہ میں ان کے ہاں حاضر ہوا- ان سے ملاقات کئے کئی ہفتے ہو چکے تھے اور دل ایک تشنگی سی محسوس کر رہا تھا- دروازہ کھٹکھٹایا محترم تنویر صاحب خود باہر آئے- ان کے چہرے پر جب میں نے پہلی نظر ڈالی تو مجھے محسوس ہوا کہ کوئی غم ان کی آنکھوں سے چھلک رہا ہے- مگر انہوں نے اپنے چہرے پر مسکراہٹ پیدا کی- ایک بچے کو چائے لانے کے لئے کہا- اور کرسی پر یوں مطمئن اور مسرور ہو کر بیٹھ گئے- جیسے دل میں سوائے طمانیت اور مسرت کے اور کچھ نہ ہو- پھر یکے بعد دیگرے انہوں نے لطائف سنانے شروع کر دیئے- ہر لطیفے پر خوب ہنستے اور ہنسانے کی کوشش کرتے تاہم میں یہ محسوس کرتا تھا کہ تبسم کی یہ دھوپ اس "گریہ شبنم" کو خشک کرنے کی کوشش کر رہی ہے- جو دل میں موجود ہے- میں نے ایک دفعہ موقع پا کر یہ شعر پڑھا-

غم دل میں بھی مسکرانے کی کوشش
ہے صحرا میں کلیاں کھلانے کی کوشش

فوراً سمجھ گئے اور کہنے لگے اختر صاحب! غم انسان کے ساتھ لگا رہتا ہے- کون ہے جس کے دامن کے ساتھ کوئی نہ کوئی کانٹا نہ ہو- لیکن ہمارا کام کلیاں کھلانا ہے- اگر ہم پھولوں کی آبیاری کی کوشش نہ کریں تو ہمارا دامن تمام تر کانٹوں سے بھر جائے- پھر اس کے بعد انہوں نے مختلف مثالیں دیں کئی واقعات سنائے اور کہا کہ میں تو اپنے غم کے بادلوں کو اپنے قلم کے ذریعے بہا دیتا ہوں- مگر ہاں آپ آ گئے ہیں کوئی غزل سنائیں......."

مذہب سے لگاؤ محترم فضل فارانی صاحب لکھتے ہیں-

"تنویر صاحب میرے لاء کالج میں ہم جماعت ہم مجلس اور بڑے بے تکلف دوست

مسلسل صفحہ ۴ پر

تھے۔ اس لئے میں ان کی اس زمانہ کی آزادانہ زندگی اور بعد کی دینی زندگی کو دیکھ کر حیران رہ جاتا ہوں۔ یہ خاکسار، مخدوم محمد ایوب صاحب بھیروی، میر محمد بخش سابق امیر گوجرانوالہ اور تنویر صاحب ۱۹۲۱ء میں لاء کالج لاہور میں (اکٹھے) داخل ہوئے ان دنوں محترم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب ہمیں پڑھایا کرتے تھے۔ لاء کالج ہوسٹل لوئر مال کی ایک کوٹھی میں تھا۔ جس کے ایک حصے میں ہندو اور دوسرے میں پندرہ بیس مسلمان رہا کرتے تھے۔ مخدوم صاحب کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ میر صاحب خاموش طبیعت سادہ مزاج مگر گاندھی جی کی روحانیت کے قائل کانگرس کے بے حد مداح اور تنویر صاحب آزاد خیال اور مذہب سے بہت حد تک بے تعلق تھے۔ حلقہ احباب میں بیٹھے ہوئے جب کبھی مخدوم صاحب دعوت الی اللہ کی طرف رخ پھیرے ہوئے نظر آتے تو تنویر صاحب ان کی ٹوپی ان کے سر پر رکھ دیتے اور کہتے اب یہ مولوی دعوت الی اللہ شروع کرے گا۔ پھر تو یہ ان کا معمول ہو گیا کہ ٹوپی ان کے سر پر رکھ دیتے اور کہتے اب دعوت الی اللہ شروع کردو۔ لیکن کبھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نسبت تحقیر کے الفاظ نہیں کہتے تھے۔ سنجیدگی سے کبھی کوئی اعتراض کر دیتے اور جواب سن لیتے۔

مخدوم صاحب اور خاکسار مل کر نماز پڑھتے تھے۔ ہمارے حصہ میں ہوسٹل کے برآمدہ میں ایک عارضی سا کمرہ لکڑی کے تختوں کا بنا ہوا خالی تھا۔ وہاں ایک صف بچھا کر نماز پڑھتے تھے۔

روشن دین صاحب تنویر خود لکھتے ہیں۔

"مجھے آغاز عمر ہی سے مذہب کی طرف رجحان تھا۔ ساتھ ہی ساتھ ادب کی کشش بھی تھی۔ گو میں نے عملی مذہب کا باقاعدہ مطالعہ پہلے تو نہیں کیا تھا مگر پرائمری کی تیسری جماعت ہی سے مجھے مذہب کے متعلق سوچنے کا خیال پیدا ہو گیا تھا۔ اور چونکہ میں ایک عیسائی مشن سکول میں تعلیم پاتا تھا جہاں انجیل کی تعلیم روزانہ باقاعدگی سے دی جاتی تھی اور جہاں ہر مذہب و ملت کے لڑکے پڑھتے تھے اکثر مذہبی باتوں پر خیال آرائی کرنے کا موقع ملتا تھا۔ ان ایام میں مذہبی مباحثوں کا بھی بڑا زور و شور تھا۔ میں ہمیشہ اپنے انجیل ماسٹر اور آریہ لڑکوں سے الجھتا تھا۔ پرائمری اور مڈل جماعتوں میں خوب نوک جھونک ہوتی رہتی تھی۔ اس طرح اپنے مذہب کے متعلق عقلی و نقلی دلائل اکٹھا کرنے کا شوق بڑھتا گیا۔ گو بلحاظ دلائل میرا علم ترقی کرتا گیا مگر عملاً میں مذہب کے متعلق ہمیشہ پھسڈی رہا۔ ذہانت میں تو بہت اضافہ ہوتا چلا گیا مگر مذہب کے عملی پہلو سے دور ہوتا گیا۔

انٹرنس میں پہنچ کر اور بھی زیادہ مذہب کے ذہین اور علمی پہلو کی طرف راغب ہو گیا۔ چنانچہ سرسید مرحوم اور ان کے رفقاء کی تقریباً تمام کتب میں نے انٹرنس پاس کرنے سے پہلے کئی بار پڑھ لی تھیں۔ ایک تو کریلا اور دوسرا نیم چڑھا۔ مذہبیات میں صرف علمی پہلو تو کچھ قدرے ترقی کر گیا مگر مذہب کے اس برقی اثر سے جو درحقیقت زندگی کی جان ہے پرے ہوتا گیا۔

اسلام چونکہ عقل کو اپیل کرتا ہے اور جوں جوں اس پر عقلی نشتر سے عمل کیا جائے توں توں اس کے جوہر کھلتے ہیں۔ اس لئے گو میں بعض وقت بالکل دنیائے فلسفہ میں ڈوب جاتا تھا مگر اس پر افسوں اثر کی حدود سے باہر نہیں جا سکا۔ سرسید مرحوم کا طریقہ چونکہ مغربیانہ اور اس زمانے میں ایک جدت تھی اور مغربی تعلیم کی تکمیل کے ساتھ ساتھ فلسفیانہ رنگ طبیعت پر غالب ہو رہا تھا۔ اس لئے میرے عقیدہ کی تمام بنیاد اس عقل پر تھی جو اس تعلیم کے نتیجہ پر میرے ذہن میں ارتقاء پا رہی تھی۔ حاصل کلام یہ کہ میں مکمل نیچری تھی۔ کالج میں جا کر اس عقیدہ کی اور بھی تقویت ہوتی چلی گئی۔

.... میری دنیا شاعروں، فلسفیوں اور سائنس دانوں کی دنیا بن گئی تھی۔ میں نے قانون قدرت کچھ خود بنائے تھے یا میرے جیسے لوگوں نے بنائے تھے اور جن کو میں صحیح مان بیٹھا تھا۔ ہر ایک کیفیت روحانی و جسمانی پر حاوی کر لیا تھا اور سمجھتا تھا کہ کوئی حقیقت نہیں جو ان قوانین کے مطابق ہیں۔ میرا روحانی حصہ زندگی فوت ہو چکا تھا۔ روحانیت اور خدا کا قائل تھا مگر صرف زبان سے اور دماغ سے حقیقی طور پر مجھے اس کا کوئی تجربہ نہ تھا۔ باری تعالیٰ کی ہستی عقلی دلائل سے ثابت کر سکتا تھا۔ روح کی ہستی کو مانتا تھا مگر ان کی طاقتوں کا عملاً منکر تھا۔ میرا خیال تھا کہ خدا اور روح قانون قدرت کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ نہ وہ قادر ہیں نہ فعال۔ خدا نے قانون قدرت بنا کر خود اپنے آپ کو ان کا مقید کر دیا ہے۔ اب وہ ان قوانین کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا۔"

گویا روشن دین صاحب تنویر ابتدا میں مذہب کی فعالیت کے قائل نہ تھے۔ پھر سرسید اور ان کے بعض رفقاء کے زیر اثر نیچری ہو گئے اور بالآخر انہوں نے احمدیت کو قبول کر لیا۔ اس کے بعد ان کے ہاں کوئی اور تبدیلی نہ آئی اور وہ احمدیت کے حوالے سے خاصی شدت اختیار کر گئے۔

وفات ۲۷۔ جنوری بروز جمعرات ۱۹۷۲ء صبح اڑھائی بجے مختصر علالت کے بعد اسّی برس کی عمر میں فضل عمر ہسپتال ربوہ انتقال فرما کر خالق حقیقی سے جا ملے۔

۲۷ جنوری کو قبل از نماز عصر آپ کا جنازہ آپ کے مکان واقع محلہ دارالرحمت وسطی سے اٹھایا گیا۔ نماز جنازہ میں جماعت احمدیہ کے اکابر سمیت کثیر تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔ بعد ازاں مقبرہ بہشتی ربوہ کے قطعہ خاص میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے کے بعد مولانا ابوالعطاء صاحب نے اجتماعی دعا کروائی اور اس طرح وہ شخص ہمیشہ کے لئے اس دنیا کی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا جو زندگی بھر اپنے قلم و کلام سے ایک عالم کو متاثر کرتا رہا۔

مطبوعات آپ کے اشعار کے مجموعہ کی شکل میں دو کتب شائع ہو چکی ہیں۔ (۱) زنجیر گل (۲) صور اسرافیل۔ اس کے علاوہ اس زمانے کے معروف ادبی جرائد و رسائل میں آپ کا کلام ان رسائل کو زینت بخشتا رہا۔ البتہ آپ کے ایڈیٹر الفضل بن جانے کے بعد آپ کا زیادہ تر کلام روزنامہ الفضل میں ہی شائع ہوتا رہا۔

نثر نویسی روزنامہ "الفضل" کے مدیر مقرر ہونے سے پہلے ان کی نثر نویسی زیادہ تر مختلف قسم کے مضامین پر مشتمل تھی۔ اگرچہ مدیر مقرر ہونے کے بعد یہ سلسلہ جاری رہا اور اداریہ نویسی میں روشن دین صاحب نے اپنا ایک منفرد انداز پیدا کیا۔ یہ انداز شروع میں مختصر مگر مدلل مضامین پر مشتمل ہوتا تھا۔ جس میں قرآن اور حدیث سے حوالے ہوتے تھے۔ آہستہ آہستہ ان کا اداریہ اخلاقی اور تربیتی موضوعات پر ....
.....۔ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور امام جماعت (حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب) کے ملفوظات میں سے اقتباسات پر مشتمل ہونا شروع ہوا جو انداز آخر تک قائم رہا۔

درمیان میں بوقت ضرورت سیاسی معاملات خصوصاً وہ جو جماعت سے متعلق ہوتے اور دیگر مذہبی معاملات مثلاً ۱۹۵۳ء کی احمدیہ جماعت کی مخالف تحریک کے دوران مدلل طور پر عقیدے کی پختگی پر مشتمل اداریے لکھے گئے۔ جن کا انداز اپنی جگہ منفرد ہے۔ ان اداریوں کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ ان کے کسی اداریے پر ملکی قانون کے تحت گرفت نہ ہو سکی۔ شاید اس کی وجہ جناب تنویر صاحب کا قانونی علم بھی تھا۔

جناب روشن دین صاحب تنویر کا نثری سرمایہ وہ مضامین ہیں جو روزنامہ "الفضل" میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے۔ یہ مضامین اس دور سے تعلق رکھتے ہیں جب وہ ایڈیٹر کی حیثیت سے روزنامہ "الفضل" سے منسلک ہوئے۔ روشن دین صاحب تنویر نے ۱۹۴۶ء سے ۱۹۷۱ء تک مختلف موضوعات پر قلم اٹھایا ہے جن میں زیادہ تر مذہبی نوعیت کے ہیں۔ رفتہ رفتہ بعد میں ان کے موضوعات کا دائرہ وسیع تر ہوتا چلا گیا۔

روشن دین صاحب تنویر احمدیت قبول کرنے کے بعد بھی نثر نویسی کی طرف مائل ہوئے۔ ان کی نثر نویسی کا آغاز قبول احمدیت کے بعد جماعت احمدیہ کے نقطہ نظر سے اس وقت کی دوسری مذہبی تحریکوں خصوصاً جماعت اسلامی کے نظریات کے محاکمے سے ہوا۔ جس پر مشتمل بہت سے مضامین انہوں نے روزنامہ "الفضل" میں لکھے یہ سلسلہ ان کے روزنامہ الفضل ۱۹۴۶ء کے مدیر مقرر ہونے کے بعد بھی جاری رہا اور ایسے ہی مضامین پر مشتمل کتاب کا ہے۔ جس کا عنوان ہے "اسلام میں ارتداد کی سزا" یہ مضامین کی کتاب ۱۵۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ مکتبہ تحریک انارکلی لاہور نے اسے شائع کیا۔ اب تک اس کا صرف ایک ایڈیشن شائع ہوا ہے۔ پہلی بار یہ کتاب پندرہ فروری ۱۹۷۶ء کو منظر عام پر آئی۔

(ماہنامہ خالد ربوہ۔ اکتوبر ۹۴ء ص ۲۳ تا ۳۱)

سیکرٹری صاحبان تحریک جدید کی خصوصی توجہ کیلئے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے تحریک جدید کے سال ۶۱ کے افتتاح کا اعلان ۹۴-۱۱-۴ کو فرما دیا ہے عہدیداران سے درخواست ہے کہ سال نو (۶۱) کے وعدہ جات مرکز میں بھجواتے وقت حسب ذیل امور کا خیال رکھیں۔

۱۔ وعدہ جات خاندان وار حاصل کریں۔
۲۔ وعدہ نام بنام حاصل کیا جائے۔
۳۔ خاندان کے ہر فرد کا رشتہ سربراہ سے ظاہر کیں۔
۴۔ ہر فرد کی ولدیت یا زوجیت ضرور تحریر کریں۔
۵۔ وصولی کی فہرست بھجواتے وقت ہر مجاہد کا وہ نمبر شمار درج کریں جو فہرست وعدہ جات میں درج ہے۔
۶۔ اسماء اور القاب وغیرہ بھی فہرست وعدہ جات کے مطابق فہرست وصولیات میں درج کریں۔
۷۔ بلاوعدہ رقم دینے والے مجاہدین کی رقوم کے ساتھ "بلاوعدہ" کے الفاظ تحریر کریں۔
۸۔ فارم وعدہ جات کی خانہ پری مکمل اور احتیاط سے کریں۔
۹۔ حتی الامکان لکھائی صاف ستھری رکھیں۔ کوئی نام یا رقم مشکوک نہ لکھیں۔
۱۰۔ وعدہ جات ۳۱۔ دسمبر ۹۴ء تک ضرور دفتر ہذا میں پہنچا دیں۔ شکریہ۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درثمین طاہر- ایم ایس سی (زوآلوجی) ایم فل (جینیٹکس)

جینیات (GENETICS)

نوٹ :- جینیات کا علم جس کو انگریزی میں پڑھا ہے اردو میں اس طرح لکھنا کہ آسان بھی ہو اور عوام الناس کی دلچسپی بھی اس میں برقرار رہے یہ ایک مشکل امر ہے تاہم آسان پیرایہ میں لکھنے کی کوشش کی ہے تا قارئین الفضل اس سے مستفید ہوں۔

جانداروں میں مختلف خصوصیات کی نسل در نسل منتقلی اور ایک ہی نوع (Species) کے افراد کے درمیان پائے جانے والے تغیرات کے علم کو جینیات (Genetics) کہتے ہیں یہ تو سب جانتے ہیں کہ ہر نوع سے اس کی اپنی طرح کے جاندار ہی پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً انسان کے بچے انسان ہی ہوتے ہیں۔ جن جانداروں میں انسان کی طرح نر اور مادہ ہوتے ہیں ان کے افراد میں آپس میں واضح فرق ہوتے ہیں مثلاً ہر انسان کا قد' رنگ' وزن' بالوں کا رنگ' آنکھوں کا رنگ وغیرہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے یہاں تک کہ بہن بھائیوں میں بھی اس طرح کے واضح فرق پائے جاتے ہیں سوائے ہم شکل جڑواں بہنوں یا بھائیوں (Identical Twins) کے جو وراثتی طور پر ایک جیسے ہوتے ہیں ایسے جڑواں میں جو فرق ہوتے ہیں وہ صرف ماحول کے اثرانداز ہونے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

ایک نسل سے دوسری نسل میں خصوصیات کی منتقلی جینز کے ذریعے ہوتی ہے ہر خصوصیت کے لئے مخصوص جین (Gene) ہوتا ہے اور ایک خصوصیت کے لئے ایک سے زیادہ جینز بھی ہو سکتے ہیں۔ مثلاً انسان کے قد اور رنگ وغیرہ کی خصوصیات میں ایک سے بہت زیادہ جینز حصہ لیتے ہیں۔ جینز کروموسومز (Chromosomes) پر پائے جاتے ہیں۔ کروموسومز پر جینز کا تعلق اس طرح سمجھ لیں جیسے کوئی باریکی سی بل کھاتی ہوئی تار ہو اس پر حفاظت وغیرہ کے لئے پلاسٹک کا خول ہو تو جو باریک تار ہے اسے جینز تصور کر لیں جو کروموسومز پر ایک خاص ترتیب سے پائے جاتے ہیں۔ جینز کا بہت بڑا حصہ کروموسومز کی چھوٹی سی جگہ میں PACK ہوا ہوتا ہے۔

ہر نوع میں کروموسومز کی مخصوص تعداد پائی جاتی ہے۔ انسان اور دوسرے بڑے جانداروں (جن میں نر اور مادہ ہوتے ہیں) کروموسومز جوڑوں (Pairs) کی صورت میں پائے جاتے ہیں ان میں کروموسومز کا ایک جوڑا نر اور مادہ میں فرق ہوتا ہے۔ اس جوڑے کو Sex Chromosome Pair کہتے ہیں باقی جوڑے نر اور مادہ میں ایک جیسے ہوتے ہیں انہیں آٹوسومز (Autosomes) کہتے ہیں۔ انسان کے ہر خلیے کے مرکزے (نیوکلیس) میں ۴۶ کروموسومز ۲۳ جوڑوں (Pairs) کی صورت میں پائے جاتے ہیں (سوائے خون کے سرخ خلیوں میں جن میں نیوکلیس ہی نہیں ہوتا) ان میں سے ایک جوڑا مرد اور عورت میں فرق ہوتا ہے مرد میں اسے XY سے ظاہر کرتے ہیں یعنی اس جوڑے کے دونوں رکن ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں Y کروموسوم نسبتاً چھوٹا ہوتا ہے۔ عورت میں اس جوڑے کو XX سے ظاہر کرتے ہیں یہ دونوں ایک جیسے ہوتے ہیں اور مرد کا دوسرا کروموسوم (X) بھی ان جیسا ہی ہوتا ہے۔ باقی ۲۲ جوڑے مرد اور عورت میں ایک جیسے ہوتے ہیں۔ اولاد میں ہر دو والدین سے ہر جوڑے کا ایک ایک کروموسوم منتقل ہوتا ہے یوں انسان کے ۴۶ کروموسومز میں سے ۲۳ اس کے والد کی طرف سے اور ۲۳ والدہ کی طرف سے بچے میں منتقل ہوتے ہیں اسی طرح کروموسومز پر واقع ہر خصوصیت کے دو جینز میں سے دونوں طرف سے ایک ایک جین منتقل ہوتا ہے۔

Sex Chromosome Pair میں سے باپ کی طرف سے اگر Y منتقل ہو تو لڑکا ہوتا ہے اور اگر X منتقل ہو تو لڑکی پیدا ہوتی ہے۔ والدہ کی طرف سے دونوں صورتوں (لڑکا لڑکی) میں X ہی منتقل ہوتا ہے (کیونکہ اس میں ہوتے ہی XX ہیں)

ایک ہی خصوصیت کے لئے جین کی مختلف شکلیں پائی جاتی ہیں انہیں ایک دوسرے کی ایلز کہتے ہیں کچھ ایلیلز (Alleles) اپنی دوسری ایلز پر غالب آ جاتی ہیں انہیں غالب (Dominant) ایلز کہتے ہیں اور جن پر وہ غالب آتی ہیں انہیں مغلوب (Recessive) ایلز کہتے ہیں۔ مختلف خصوصیات کی ایلز کو مختلف انگلش حروف سے ظاہر کرتے ہیں غالب ایلل کو بڑے حرف (Capital Letter) سے اور مغلوب ایلل کو اسی چھوٹے حرف (Small Letter) سے ظاہر کرتے ہیں۔ مثلاً سرخ اور سفید رنگ کے پھول کے ملاپ

پھول سرخ پیدا ہوں تو ہم کہیں گے کہ سرخ رنگ کی خصوصیت سفید رنگ پر غالب ہے۔ غالب خصوصیت کا اظہار اس صورت میں بھی ہو جاتا ہے جب اس کے ساتھ مغلوب ایلل موجود ہو مگر مغلوب خصوصیت صرف اس صورت میں ظاہر ہوتی ہے جب جین Pair کی دونوں ایلیلز مغلوب ہوں (یعنی ان کی غالب ایلل موجود نہ ہو) اس طرح اگر سرخ رنگ کی ایلل کو R سے اور سفید کو r سے ظاہر کریں تو RR اور Rr دونوں صورتوں میں پھول سرخ ہی ہوں گے اور سفید پھول صرف rr کی صورت میں ہوں گے۔

انسان کے خون کے ۴ گروپس ہیں۔ O, B, AB اور A ان میں سے A اور B کی ایلیلز O کی ایلل پر غالب ہیں مگر A اور B جب اکٹھی موجود ہوں تو دونوں اپنی خصوصیات کا اظہار کرتی ہیں یعنی کوئی دوسری پر غالب نہیں۔ جن والدین کا گروپ O ہو ان کے تمام بچوں کا گروپ O ہی ہوگا کوئی اور گروپ نہیں آ سکتا۔ کیونکہ A اور B میں سے کوئی ایلل والدین میں موجود نہیں تھی جو بچوں میں آتی اگر والدین کا گروپ AB ہو تو ان کے بچوں میں A, B اور AB گروپ آ سکتا ہے مگر O نہیں آ سکتا۔ اگر دونوں والدین میں سے ایک کا بھی گروپ AB ہو تب بھی بچوں میں سے کسی کا گروپ O نہیں ہو سکتا کیونکہ والدین میں سے جس کا گروپ AB ہوگا وہ لازماً ہر بچے میں A یا B کی ایلل منتقل کرے گا جس کی موجودگی میں O کی ایلل ظاہر نہیں ہو سکے گی۔ اگر دونوں والدین کا گروپ A ہو تو بچوں کا گروپ A یا O ہوگا کیونکہ دونوں والدین میں O کی ایلل موجود ہو سکتی ہے جو ان میں A کی موجودگی میں ظاہر نہ ہوئی ہو اور بچوں میں دونوں طرف سے آ کر ظاہر ہو جائے اور بچے کا گروپ O ہو جائے۔ اسی طرح جن والدین کا گروپ B ہو ان کے بچوں کے گروپ بھی B یا O ہو سکتے ہیں۔ اگر والدین میں سے ایک کا گروپ A اور دوسرے کا B تب بچوں کے گروپ A, B یا O یا AB ہو سکتے ہیں۔

سب خصوصیات کا توارث اس طرح سادہ اور آسان نہیں ہوتا بلکہ اکثر خصوصیات کا توارث نسبتاً پیچیدہ طریقے سے ہوتا ہے۔ مثلاً انسان کے قد اور ذہانت وغیرہ کی خصوصیات میں ایک سے زیادہ جینز حصہ لیتی ہیں۔ کئی خصوصیات میں سو کے قریب جینز حصہ لیتی ہیں۔ ایسی خصوصیات کے توارث پر ماحول بھی اثر انداز ہوتا ہے اس قسم کے توارث کو کثیر العوامل توارث Multi Factorial Inheritance کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی جینز ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہوتے ہیں پھر ان کا توارث

جینیات (Genetics) کے تحت خصوصیات کے اگلی نسل میں جانے کے طریقوں کے علاوہ بہت کچھ سیکھا جاتا ہے۔ گو یہ نسبتاً علم کا ایک نیا میدان ہے جس کا آغاز ۱۸۶۵ء میں مینڈل کے تجربات کے نتائج سے ہوا مگر پھر بھی آج اس علم کے تحت ہونے والی تحقیق نے بہت وسعت اختیار کر لی ہے۔ تحقیق کے ان میدانوں میں میڈیکل جینیٹکس' جینیٹک انجینئرنگ' امیونو جینیٹکس (Immunogenitics) اور فارمیکو جینیٹکس (Pharmacogenitics) اہم ہیں۔

اس علم کو مندرجہ ذیل بڑی بڑی شاخوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱- ارتقائی جینیٹکس (Evolutionary Gentics) اس میں جانداروں کی مختلف انواع میں بتدریج اور آہستہ آہستہ ہونے والی تبدیلیوں کی وراثت کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

۲- نمو کی جینیٹکس (Developmental Genetics) اس میں جانداروں کی نمو (Development) کے دوران جینز کے کردار کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

۳- انسانی جینیٹکس (Human Genetics) انسان میں مختلف خصوصیات کے توارث کا طریقہ کار اور انسان کی مختلف موروثی بیماریوں کا مطالعہ اس علم کے تحت کیا جاتا ہے۔

۴- پاپولیشن جینیٹکس (Population Genetic) اس میں مختلف آبادیوں میں مختلف طریقوں سے ہونے والے تغیرات کا علم حاصل ہوتا ہے مختلف آبادیوں میں مختلف بیماریوں یا خصوصیات کے جینز کی شرح معلوم کی جاتی ہے اور ایک نسل سے دوسری نسل میں مختلف جینز کی شرح میں تبدیلی نوٹ کی جاتی ہے۔ یہ شاخ ارتقائی جینیٹکس کے لیے ریڑھ کی ہڈی کا کام دیتی ہے۔

مندرجہ بالا سطور میں جینیات (Genetics) کے علم کے بنیادی خدوخال بیان کرنے کی کوشش کی ہے جو کہ اس علم کے تعارف کا رنگ رکھتے ہیں اس علم کے بعض دیگر پہلوؤں کا تذکرہ اگر اللہ نے چاہا تو آئندہ مضامین کی صورت میں بیان کیا جائیگا۔

ہر احمدی کو اپنے نفس کو اس طرح جانچنا چاہئے کہ جو کچھ اللہ نے اسے دیا ہے اس میں سے وہ اس طرح خرچ کرتا ہے کہ نہیں "خصاصہ" کے باوجود پھر بھی خرچ کر رہا ہوں اور مال کی محبت حائل ہو رہی ہو۔ اور پھر بھی

تو وہ مقام محفوظ پہ ہوتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جنرل اسمبلی کی طرف سے بوسنیا کی حمایت

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے بھاری اکثریت سے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں سلامتی کونسل سے کہا گیا ہے کہ وہ بوسنیا سے ہتھیاروں کے حصول کی پابندی ختم کر دے۔ قرارداد میں سیکرٹری جنرل کو کہا گیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق بوسنیا ہرزی گووینا کی قومی خود مختاری، سلامتی، جغرافیائی تشخص کی بحالی کے لئے اپنی ذمہ داریاں ادا کریں۔

اس قرارداد کے حق میں ۹۷ ووٹ آئے۔ کوئی ووٹ مخالفت میں نہیں آیا جبکہ ۶۱ ممالک غیر حاضر رہے۔ ۲۶ حاضر ممالک نے اپنے ووٹ کا استعمال نہیں کیا۔ اس وقت اقوام متحدہ کے رکن ملکوں کی کل تعداد ۱۸۴ ہے۔

یہ قرارداد پہلے مسلم ممالک کی طرف سے اقوام متحدہ کی فرسٹ کمیٹی میں پیش کی گئی تھی۔ اس کو وہاں بھرپور کامیابی حاصل ہوئی کیونکہ امریکہ نے اس کی حمایت میں پورا زور لگایا تھا۔ فی الحقیقت امریکہ اس سلسلے میں مسلمان ممالک کے پوری طرح ساتھ تھا۔

بوسنیا کی حکومت نے کہا ہے کہ یہ معاہدہ ایک سنگ میل ہے اور بوسنیا کی صورت حال میں ایک فیصلہ کن موڑ کی حیثیت رکھتا ہے۔

بوسنیا کے مستقل نمائندے محمد سکربی نے اپنی زبردست جذباتی تقریر میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو کہا کہ وہ بھی امریکہ کی حمایت سے پاس ہونے والی اس قرارداد کو منظور کر لے۔ انہوں نے کہا کہ ہم امن کی قوس قزح کے تعاقب سے تھک گئے ہیں۔ براہ کرم اب ہم سے مزید وعدے نہ کئے جائیں اور ہماری قوم جس ہولناک طوفان میں گھری ہوئی ہے اب اس کا خاتمہ کردیا جائے۔

اس قرارداد میں بوسنیا میں سربوں کے مظالم کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کی گئی۔ اور ان کو بنیادی انسانی حقوق کی بے رحمانہ اور واشگاف خلاف ورزی قرار دیا۔

☆ ○○○ ☆

جنگی صدمات کا شکار۔ روانڈا کے بچے

افریقہ کے ملک روانڈا میں چند ماہ پیشتر جو شدید قتل وغارت گری ہوئی اس کے اثرات سالہا سال تک محسوس کئے جاتے رہیں گے۔ یہ قتل عام تاریخ عالم کے ہولناک ترین سانحات میں سے ہے۔ ان میں سے جن بچوں کے سامنے یہ صدمات گزرے ہیں وہ شدید جنگی صدمے کے اثرات سے ابھی تک سنبھل نہیں سکے اور شاید یہ ابھی کئی سال تک نہ سنبھل سکیں۔

اقوام متحدہ کے ادارے یونیسف کے چلڈرن فنڈ نے روانڈا کے یتیم بچوں کے لئے جنگی صدمات کے ازالے کا ایک پروگرام شروع کرنے کی تحریک کی ہے۔ ان بچوں کو شدید نفسیاتی مسائل درپیش ہیں۔ حالانکہ خانہ جنگی کو ختم ہوئے کئی ماہ ہو چکے ہیں۔

یونیسف کے بچوں کے فنڈ کی طرف سے جو تحقیق کی گئی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ روانڈا کے ۷۵ فیصد بچے جن سے انفرادی طور پر مختلف سوالات کئے گئے انہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے قتل ہوتے دیکھے۔ ان میں سے ۵۵ فیصد وہ ہیں جنہوں نے اپنے افراد خانہ کو قتل ہوتے دیکھا۔ بچوں سے جو سوالات کئے گئے ان سے پتہ چلتا ہے کہ بچوں پر ان واقعات کا شدید نفسیاتی اثر ہے۔ اور وہ ابھی تک معمول کی زندگی گزارنے کے قابل نہیں ہوسکے۔ ان ماہرین نے جو واقعات سنے ہیں وہ عرصہ دس سال میں خانہ جنگی کے ممالک میں ہونے والے واقعات سے کہیں زیادہ شدید طور پر دردناک ہیں۔

اقوام متحدہ کے فنڈ کی یہ تحقیق بتاتی ہے کہ ان بچوں کے ذہنوں سے جنگی صدمات کو محو کرنے کے لئے کسی قسم کا منصوبہ شروع کرنے کی فوری ضرورت ہے۔

☆ ○ ☆

تمہارا ایک ایسا فخر جسے کوئی چھین نہیں سکتا

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

○ "اس بات کو اچھی طرح یاد رکھو اور ہر احمدی کو ذہن نشین کرا دو کہ بیرونی ممالک میں دعوت الی اللہ کا عظیم الشان کام ہی تمہارا وہ کارنامہ ہے جو تمہیں دوسروں سے ممتاز کرتا ہے......یہی وہ کام ہے جسے دیکھ کر مصر کے ایک اخبار الفتح کو بھی جو احمدیت کا شدید مخالف ہے یہ لکھنا پڑا کہ جو کام ۱۳۰۰ سال میں نہ ہو سکا۔ اسے یہ جماعت سرانجام دے رہی ہے پس یہ ایک ایسا فخر تمہیں حاصل ہے جو اور کوئی آج تک حاصل نہیں کر سکا اور جس سے تمہارا مخالف سے مخالف بھی انکار کرنے کی جرات نہیں کر سکتا۔ اپنے اس فخر کو قائم رکھو نہ صرف قائم رکھو بلکہ اپنے اس کام کو تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر بڑھاتے چلے جاؤ"

بحوالہ روزنامہ المصلح ۱۳۔ جنوری ۱۹۵۴ء

وکیل المال اول تحریک جدید

آپ کا خط ملا

مکرمہ منیرہ ظہور صاحبہ تحریر فرماتی ہیں۔

الفضل اخبار کئی دنوں سے آپ کے زیادہ صحت مند ہونے کی دلیل پیش کر رہا ہے۔ یعنی شروع سے لے کر آخیر تک آپ ہی آپ ہوتے ہیں۔ پورا اخبار ایک شخص کا ترتیب دینا اور ہر طرح کے مضامین لکھنا بڑا دشوار کام ہے۔ "اللہ کرے زور قلم اور زیادہ" میرا خیال ہے کہ تمام رات آپ الفضل لکھتے ہیں۔ اللہ جزاء دے۔ تاریکیوں میں یوں علم و عمل کے چراغ جلانا آپ ہی کا حصہ ہے۔ آپ نے آج کے مضمون میں یعنی ہمارے شعراء صفحہ ۵ میں میرا نام یاد رکھا جس کے لئے ممنون ہوں۔ بس آپ جیسے قادر الکلام استادوں کی نظر کرم رہی۔ محترم عبد الرشید تبسم صاحب سے کبھی کبھی اصلاح لیا کرتی تھی اور ان کے گھر انجمن ترقی ادب اردو کے زیر اہتمام منعقد ہوئے والے پندرہ روزہ مشاعرے میں حصہ لیا کرتی تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں جگہ دے بہت اچھا لکھنے والے تھے اور احمدیت کے شیدائی تھے۔

ایک بات آپ سے پوچھنی تھی وہ یہ کہ کسی شخص کو حضرت کہنے کا معیار کیا ہے آجکل لوگ ایسے ہی ہر ایک کو حضرت کہہ دیتے ہیں۔ اگرچہ میرا خیال ہے کہ یہ لفظ کسی خاص خوبیاں رکھنے والے کو ہی ملنا چاہئے۔ کیا آپ وضاحت کریں گے الفضل کے ذریعہ ہی کر دیں۔

ہاں کاغذی ہے پیرہن نے آپ کی زندگی اور دیگر مربیان کی خدمت دین کی مساعی کے کئی پہلو بے نقاب کر دیئے۔ یہ بہت دلچسپ اور معلوماتی سلسلہ ہے جاری رکھئے گا اور کبھی کسی خاص نمبر میں یہ تصاویر البم کے طور پر شائع کر دیجئے گا کیونکہ یہ تو ایک تاریخ ہے جو احمدیوں تک پہنچنی چاہئے۔

ایک سوال :- کیا آپ کو اور لوگوں کے مضامین اور نظمیں، غزلیں موصول نہیں ہوتے۔ یا اگر ہوتے ہیں تو کیا وہ معیار الفضل تک نہیں پہنچتے۔

ایک بہت ضروری بات یہ ہے کہ اخبار جب کسی شہر سے شائع ہوتا ہے تو ایک آدھ کالم مقامی خبروں کا بھی ہوتا ہے۔ میں نے بہت نوٹ کیا ہے کہ ربوہ کی مقامی خبریں نہیں دی جاتیں۔ سوائے اول آنے والے۔ پیدائش یا فوت ہونے کے۔ مثلاً کئی جانکاہ حادثے ربوہ میں اور گردو نواح میں ہوتے ہیں۔ لیکن الفضل میں کہیں ان کا ذکر نہیں ہوتا۔ آخر کیوں؟ آخر یہ اعراض کیوں؟

ایک بڑا ہی ضروری مسئلہ یہ ہے کہ الفضل میں تزئین کمیٹی کی طرف سے صفائی کی پرزور مہم چلائی گئی ہے اور مضامین وغیرہ آئے ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ کہنے اور لکھنے کی حد تک ہے۔ ہمارے سارے دارالرحمت غربی میں کہیں ڈسٹ بن نہیں ہے اب گھر کا کوڑا کہاں پھینکیں اگر شہریوں کا دل چاہے بھی کہ وہ گھروں اور گلیوں کو صاف رکھیں تو وہ کوڑا گھر سے باہر پھینکنے پر مجبور ہیں۔ تزئین کمیٹی کو ڈسٹ بن رکھنے چاہئیں اور پھر بھر جانے کی صورت میں کوڑا گاڑیوں کا انتظام کرنا چاہئے۔

پھر یہ کہ جب درخت لگانے کی مہم شروع ہوتی ہے تو سینکڑوں بلکہ ہزاروں درخت لگائے جاتے ہیں۔ لیکن بعد میں دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے پودے سوکھ جاتے ہیں۔ اس طرح ہفتہ شجر کاری کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ اگر یہ درخت زندہ رہیں تو ربوہ کی گلیاں اور سڑکیں جنت بن جائیں ہوتا یوں ہے کہ گرمیوں کی جلتی ہوئی دوپہر میں دور دور تک سایہ میسر نہیں ہے۔ راہ گیر اور دیگر لوگ پیدل چلنے والے گرمی سے بے حال دھوپ کھانے پر مجبور ہیں۔

ایک تجویز اور یہ کہ ربوہ اسٹیشن پر گاڑیوں کی آمدورفت کے اوقات اگر اخبار کے کسی ایک کونے پر دے دیئے جائیں تو بہتر ہو گا۔

عزیزم یاسر اقبال سیفی کی کامیابی یعنی نمایاں کامیابی پر میری طرف سے سب اہل خانہ کو اور آپ کو دلی مبارکباد عزیزم یاسر اقبال سیفی کا انٹرویو پڑھا تعلیمی نظام میں تبدیلیوں کے متعلق جو کچھ بچے نے کہا ہے قابل داد ہے۔

میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ بچے کی دلی آرزوئیں پوری کرے اور زندگی میں ہر مقام پر کامیابیاں اس کے قدم چومیں اور اس کا ایم۔ بی۔ اے کرنے کا خواب ضرور پورا ہو۔

اس کے علاوہ نقل پر قابو پانے کی تجاویز بھی خوب ہیں۔ خدا اس کے ساتھ ہو۔ ایک غزل اور بھجوا رہی ہوں۔ پہلی دو غزلیں شاید آپ کو پسند نہیں آئیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کیلئے) نے ایک دفعہ خاکسار کو فرمایا تھا کہ حضرت کا لفظ بہت احتیاط سے استعمال کیا جائے۔ صرف ان بزرگوں کے لئے جنہوں نے خدمت دین میں زندگی گذاری ہو۔ یعنی اس لفظ کو دینی خدمات سے منسلک کرنا چاہئے۔ مفہوم حضرت صاحب کا ہے الفاظ میرے ہیں لیکن اگر آپ چاہیں تو میں حضرت صاحب کا خط بھی کوٹ کر سکتا ہوں۔

محض تزئین کمیٹی کی توجہ کے لئے یہ فقرات شائع کر دیئے گئے ہیں تنقید مقصود نہیں۔

(ادارہ)

اطلاعات و اعلانات

انصار اللہ اور نظام مطالعہ و امتحانات

○ مجلس انصار اللہ پاکستان اپنے اراکین کے علم و فضل میں اضافہ و ترقی اور روحانی خزائن کے باقاعدہ مطالعہ و امتحان کا ایک معین سالانہ لائحہ عمل ترتیب دیتی ہے۔ مقصد یہ کہ افراد جماعت کے اندر ذاتی مطالعہ کا ذوق فروغ پائے اور مرکزی سلسلہ امتحانات میں شرکت سے اس عمل کو مزید آگے بڑھایا جائے۔

واضح رہے کہ مطالعہ و امتحان کا یہ سلسلہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہی کا تجویز فرمودہ ہے۔ جیساکہ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

"دسمبر کے آخر میں جو احباب کے واسطے امتحان تجویز ہوا ہے اس کو لوگ معمولی بات خیال نہ کریں اور کوئی اسے معمولی عذر سے نہ ٹال دے۔ یہ ایک بڑی عظیم الشان بات ہے اور چاہئے کہ لوگ اس کے واسطے خاص طور پر اس کی تیاری میں لگ جاویں"۔

زعماء کرام سے درخواست ہے کہ انصار کو مرکزی لائحہ عمل برائے مطالعہ و امتحان سے بار بار آگاہ کرتے رہیں۔ سال رواں کے امتحان سوم کے حل شدہ پرچے مجالس کی طرف سے موصول ہو رہے ہیں لیکن وصولی کی رفتار کم ہے۔ زعماء کرام خصوصی توجہ سے انصار کی مطالعہ امتحان کے اس عمل میں شرکت کو یقینی بنائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

یاددہانی رپورٹ یوم تحریک جدید

○ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی یوم تحریک جدید جو ۲۸۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء بروز جمعۃ المبارک منایا گیا ہے اس کی رپورٹ جلد ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اعلان دار القضاء

○ (مکرم احمد صدیق جان صاحب ترکہ مکرم حکیم عبد الحمید صاحب اعوان)

مکرم احمد صدیق جان صاحب ابن مکرم حکیم عبد الحمید صاحب اعوان آف مشہور دواخانہ۔ چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی ۱۷/۱۱/۱۳ امانت تحریک جدید ربوہ میں جمع شدہ رقم درخواست دہندہ کو ادا کی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (بیوہ)
۲۔ مکرم احمد صدیق جان صاحب (بیٹا)
۳۔ مکرم تیمور جان صاحب (بیٹا)
۴۔ مکرم بشیر الدین محمود صاحب (بیٹا)
۵۔ مکرم غلام جان صاحب (بیٹا)
۶۔ محترمہ بشریٰ قریشی صاحبہ (بیٹی)
۷۔ محترمہ یاسمین جان صاحبہ (بیٹی)
۸۔ محترمہ فوزیہ مبشر صاحبہ (بیٹی)
۹۔ محترمہ کفیلہ جان صاحبہ (بیٹی)
۱۰۔ محترمہ ماوری جان صاحبہ (بیٹی)
۱۱۔ محترمہ ماہ گل صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے کی برکات

○ اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ کے لئے جو اجر مقرر فرمائے ہیں ان سے تحریک جدید کے مجاہدین جس طرح مستفیض ہو رہے ہیں وہ ایک ایسا ایمان پرور طویل سلسلہ ہے کہ احاطہ تحریر میں نہیں لایا جاسکتا۔ تاہم چند مثالیں قارئین کرام کے ازدیاد ایمان و عمل کے لئے پیش ہیں تا تحریک جدید کے سال نو کے لئے مالی قربانی کے وعدے وقت کے تقاضے کے مطابق شرح صدر سے پیش کئے جائیں۔

۱۔ راولپنڈی کے ایک دوست نے ساٹھ ہزار روپیہ چندہ دیا جس روز چندہ دیا گیا اسی روز ان کی ایک لاکھ روپیہ کی رقم جو دیر سے رکی ہوئی تھی۔ اور رقم ملنے کی امید موہوم ہو چکی تھی۔ اس کے ملنے کی اطلاع انہیں بذریعہ ٹیلی گرام مل گئی۔ اللہ تعالیٰ یہ قربانی ان کے لئے باعث برکت بنائے۔

۲۔ سندھ کی ایک جماعت کا واقعہ ہے کہ ایک مخلص گھرانے کا بچہ سخت بیمار ہو گیا اور حالت تشویشناک ہو گئی اس کے والد صاحب نے اسے تحریک جدید کے معاونین خصوصی میں شامل کر دیا اور ایک ہزار روپیہ ادا فرمادیا اللہ تعالیٰ نے بچے کو صحت یاب فرما دیا جو آجکل کینیڈا میں بفضل خدا صحت اور مالی فراخی کی نعمت سے مالا مال ہے۔

۳۔ ایک ریٹائرڈ دوست نے جو آجکل ربوہ میں ہیں اپنی ضروریات پر چندہ تحریک جدید کو مقدم کیا اور امانت میں جو پونجی تھی۔ بقدر سو روپیہ چندہ تحریک جدید میں ادا کر دیا اس کے معاً بعد انہیں بھولی بسری رقم بقدر ۲۵۰ روپے جو گورنمنٹ سروس کے دوران ادائیگی سے رہ گئی تھی وہ بذریعہ منی آرڈر مل گئی۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا
مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۷۶۰ میں صفیہ مسرت زوجہ محمد ارشد اقبال قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علی ٹاؤن فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر ذمہ خاوند محترم پانچ ہزار روپے/۵۰۰۰ روپے ۲۔ زیورات طلائی وزنی دو تولہ مالیتی/۸۰۰۰ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صفیہ مسرت علی ٹاؤن (باواچک) سرگودھا روڈ فیصل آباد گواہ شد نمبر۱ حافظ محمد اکرم حفیظ وصیت نمبر ۲۷۰۰۲ گواہ شد نمبر۲۔ کرامت علی مجاہد وصیت نمبر ۲۷۰۰۳۔

مسل نمبر ۲۹۷۶۱ میں احمد صفی اللہ راجپوت قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عزیز آباد ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۹-۳۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد احمد صفی اللہ قوم راجپوت R-14-17-8 عزیز آباد کراچی گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان جماعت احمدیہ کراچی گواہ شد نمبر۲۔ مبارک احمد راجوری وصیت نمبر ۲۴۵۱۷

احمدی خواتین اور وقف عارضی

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

"یہ واقفین وفد کی شکل میں دو افراد پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس میں احمدی بہنیں بھی حصہ لیتی ہیں۔ ان کو باہر صرف اس صورت میں بھجوایا جاتا ہے جبکہ وہ خاوندوں کے ساتھ یا والد کے ساتھ یا اپنے بھائی کے ساتھ باہر جاسکیں۔ ورنہ ان سے اپنے ہی شہر یا قصبہ میں عورتوں کی تربیت وغیرہ کے کام لئے جاتے ہیں۔ تاکہ بہنیں بہنوں سے خدا کی رضا کی خاطر حسن معاملہ اور پیار کے تعلقات قائم کریں۔"

(روزنامہ الفضل ۱۲۔ فروری ۱۹۷۷ء)

وقف عارضی کا سال ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ تمام عہدیداران اور مربیان کرام سے گذارش ہے کہ اس طرف خصوصی توجہ دے کر اپنے ٹارگٹ کو پورا کریں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد وقف عارضی)

(خصوصاً ہومیوپیتھک) ڈاکٹرز متوجہ ہوں
ہمارے تیار کردہ ہومیوپیتھک مرکبات کے فری سیمپلز اور لٹریچر کیلئے بذریعہ خط یا ٹیلیفون رابطہ کریں۔
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-791 04524-211283 فیکس 04524-212299

خوشخبری
قند شفاء جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر
اب منی پیک میں قیمت ۲/ روپے
• ربوہ کے قریباً ہر دکاندار سے طلب کریں
اکسیر معدہ ہاضمے کا بہترین چورن
اب منی پیک میں قیمت ۱/
بیرون جات کے طبی سٹاکسٹ توجہ فرمائیں
خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

خبریں

ربوہ : 10 نومبر۔1994ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد لغاری نے کہا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان مفاہمت کرانے کے لئے میری کوششیں جاری ہیں لیکن اس میں کچھ وقت لگے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پر تعمیری تنقید اپوزیشن کا حق ہے۔ حکومت کا یہ فرض ہے کہ اسے سنے اور غور کرے۔ لیکن اپوزیشن کی طرف سے نقطہ نظر قانون اور آئینی دائرے میں پیش ہونا چاہئے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے کہا ہے کہ سندھ سے فوج واپس بلائی جا رہی ہے تفصیلات حکومت بتائے گی۔ انہوں نے کہا ہمارا کام ملک کا دفاع کرنا ہے ہر کوئی اپنا کام کرے تو اچھا ہے۔ ہم جمہوریت کے حامی ہیں اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ وہ کام کرتی رہے۔

○ گورنر پنجاب چوہدری محمد الطاف حسین نے کہا ہے کہ "فکر اقبال" سے رشتہ جوڑ کر معاشرے میں ذہنی انقلاب لانا ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ اقبال نے باطل کی قوتوں سے نبرد آزما ہونے اور ان کے خلاف جہاد کا پیغام دیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ سابقہ ادوار میں علامہ اقبال کی تعلیمات کو نظر انداز کیا گیا۔ لیکن موجودہ قیادت نے اقبال کی تعلیمات پر عمل کے لئے پالیسیوں کا رخ اس سمت موڑ دیا ہے۔

○ قومی اسمبلی سیکرٹریٹ کے ترجمان نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس کی تاریخ طے کرنے کا استحقاق صرف صدر کا ہے سپیکر قومی اسمبلی کا کام نہیں ہے کہ وہ مشترکہ اجلاس بلانے کے لئے تاریخ مقرر کرے۔

○ ایک پروقار تقریب میں ائر چیف مارشل محمد عباس خٹک نے پاک فضائیہ کی کمان سنبھال لی۔ انہوں نے ائر چیف مارشل فاروق وزیر سے کمان لی۔ عباس خٹک پاک فضائیہ کے بارھویں سربراہ ہوں گے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ قوت جارحیت کو روکتی ہے اس لئے ہم فضائی صلاحیت کو یقینی بنانے کے لئے کوششیں جاری رکھیں گے۔

○ پاک فضائیہ کے نئے سربراہ ائر چیف مارشل ایم۔ عباس۔ خٹک نے کہا ہے کہ ہم اپنی توجہ ان تمام چیلنجوں پر مرکوز رکھیں گے جو ۲۱ ویں صدی میں پی۔ اے۔ ایف کو درپیش ہوں گے۔

○ آئی۔ ایس۔ آئی۔ کے سابق سربراہ جنرل (ریٹائرڈ) حمید گل نے کہا ہے کہ نواز شریف نے مثبت کردار نہ کر کے قوم کی صحیح رہنمائی نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ سندھ میں فوج بھیجنے کی غلطی مالاکنڈ میں دہرائی جا رہی ہے۔ میں معاملہ سلجھانے کو تیار ہوں۔

○ بجلی کے نرخوں میں اضافہ کا نوٹیفکیشن کیبنٹ ڈویژن کی منظوری کے بعد ہو گا۔ واپڈا نے اپنی طرف سے بجلی کے نرخوں کے اضافے کے سلسلے میں نیا شیڈول تیار کر کے اسلام آباد بھیج دیا ہے۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے حکم دیا ہے کہ بجلی کا بل ادا نہ کرنے والا چاہے وہ کتنا بڑا آدمی ہو اس کا بجلی کا کنکشن کاٹ دیا جائے۔ سیاسی وابستگی یا سماجی حیثیت کی وجہ سے کسی سے رعایت نہ کی جائے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ وہ واپڈا واجبات کی وصولی مہم تیز کریں۔

○ پتہ لگا ہے کہ ستمبر ۱۹۹۴ء تک واپڈا کے پونے پندرہ ارب روپے کے بل ڈوبے ہوئے تھے۔ بعض علاقوں میں واپڈا کے ملازمین گولی کے ڈر سے بل وصول کرنے کے لئے جانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔

○ حکومت کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ پانی کے ذخائر کی صورت حال بہتر ہونے کی وجہ سے لوڈشیڈنگ دسمبر کے بعد کی جائے گی۔

○ وزیر اعظم کی صدارت میں چاروں گورنروں اور تین وزرائے اعلیٰ کا اجلاس ہوا جس میں کراچی اور مالاکنڈ کے علاوہ سیاسی صورت حال اور اپوزیشن کے رویے کا بھی جائزہ لیا گیا۔ اس میٹنگ میں حامد ناصر چٹھہ، اقبال احمد خان اور انور سیف اللہ بھی شریک ہوئے۔ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ ذوالفقار مگسی شامل نہیں ہوئے۔

○ گزشتہ چار دنوں سے پاکستان کی فضائی حدود میں "غیر ملکی" جیٹ طیاروں کی پروازیں جاری ہیں۔ پراسرار طیارے رات گئے آتے ہیں اور چترال پر پرواز کر کے افغان علاقے کی طرف غائب ہو جاتے ہیں۔

○ ضلع بہاول نگر کے قصبہ میکلوڈ گنج میں تین نامعلوم مسلح موٹر سائیکل سوار دہشت گردوں نے ایک مذہبی رہنما کی دوکان پر اندھا دھند فائرنگ کر کے ۵۔ افراد کو ہلاک کر دیا۔ جاتے ہوئے وہ اپنا اسلحہ چھوڑ گئے اور خود فرار ہو گئے۔

○ سری لنکا میں تاملوں نے بحریہ کے ٹھکانوں پر حملہ کر دیا لیکن فوج کی بروقت کارروائی سے ان کے منصوبے کو ناکام بنا دیا گیا۔ تامل چھاپہ ماروں کی تین کشتیاں تباہ ہو گئیں اور ۷ افراد ہلاک ہو گئے۔ چاروں فوجی بھی زخمی ہو گئے۔

○ افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی نے کہا ہے کہ اگر ازبکستان نے افغانستان میں مداخلت بند نہ کی تو ہم کارروائی کریں گے انہوں نے کہا کہ ازبکستان جنرل دوستم کو بمبار طیارے دے رہا ہے۔ انہوں نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ وہ افغان ازبک سرحد پر مبصر تعینات کرے۔

○ روس میں صدر یلسن کے خلاف ہزاروں کیمونسٹوں نے ماسکو میں جلوس نکالا اور نعرے لگائے۔ اس قسم کے جلوس دیگر کئی شہروں میں بھی نکالے گئے۔ جلوس والوں نے سرخ پرچم اٹھا رکھے تھے۔ اور صدر یلسن کی مذمت کر رہے تھے۔

○ ایران میں بم دھماکے سے ۳۔ افراد ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

○ پیر پگاڑا نے کہا ہے کہ وہ اپنی سالگرہ کی تقریب کو مسلم لیگی دھڑوں کے اتحاد کے لئے "ٹسٹ کیس" بنائیں گے۔

○ فرانسیسی حکومت بنگلہ دیش کی جلاوطن مصنفہ تسلیمہ نسرین کو دس دن کا ویزا دینے پر رضامند ہو گئی ہے۔

○ امریکہ کی وزارت دفاع نے کہا ہے کہ دسمبر کے آخر تک ۱۴ ہزار فوجی ہیٹی اور کویت سے واپس آ جائیں گے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں اور فوج میں ۳ گھنٹے تک جھڑپیں ہوئیں جن میں ۶ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ مجاہدین نے اسلحہ کے ذخیرے پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد فوج نے کئی دیہات کا محاصرہ کر لیا۔ دو مجاہدین سمیت ۹۔ افراد شہید ہو گئے۔

○ امریکی خلابازوں نے کہا ہے کہ زمین خطرناک آلودگی کی زد میں ہے۔ ۳۰ گیسیں اوزون کی پٹی پر اثر انداز ہو رہی ہیں۔ ایک بڑا شگاف بھی پڑ چکا ہے اس کے علاوہ بھی انہوں نے اوزون کی پٹی کے بارے میں تفصیلی معلومات اکٹھی کر لیں۔

○ حکومت پنجاب نے اراکین اسمبلی کی تنخواہوں اور دیگر الاؤنسز میں ۶۰ فیصد اضافے کا فیصلہ کیا ہے۔ ارکان کی تنخواہ تین ہزار، ٹیلی فون اور مینٹی نینس الاؤنس ۴ ہزار، پٹرول الاؤنس ۵ ہزار، ڈیلی الاؤنس ۳۰۰ روپے، کنوینس الاؤنس ۲۰۰ روپے، سفر الاؤنس نقد ۳۰ ہزار روپے، ٹریول واؤچر ۴۰ ہزار روپے اور خصوصی الاؤنس ایک ہزار کر دیا گیا۔ پہلے ہر رکن کو ۳۶ ہزار ۵۰۰ سو روپے ملتے تھے اضافے کے بعد اب ۵۷ ہزار ۹۵۰ روپے ملیں گے۔

○ مرتضیٰ بھٹو دسمبر میں پنجاب کا دورہ کریں گے۔

○ اپوزیشن نے بڑے بڑے شہروں میں جلسے منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے ان مظاہروں کے بعد نئی حکمت عملی ترتیب دی جائے گی۔

○ وزیر اطلاعات نے بتایا ہے کہ روزنامہ مشرق کو آئندہ ماہ پرائیویٹائز کر دیا جائے گا۔

ہر قسم کے فرج، فریزر، کوکنگ رینج، گیزر، واشنگ مشین اور سنگر سلائی مشین کیلئے۔

برکت علی الیکٹرانکس

شہنانہ پلازا۔ چاندنی چوک
مری روڈ۔ راولپنڈی
فون: 420958

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش اینٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/10,000 ڈش 8 مع مکمل فٹنگ

نیو محمود ٹیلیویژن 21۔ ہال روڈ لاہور
فون: 355422، 7226508، 7235175

(ہومیوپیتھک)
ٹانک ڈراپس
(خصوصاً ادھیڑ عمر اور بوڑھے افراد کیلئے)
زود اثر ہومیوپیتھک فارمولا جو اعصاب اور دماغ اور جسم کو تقویت دیتا ہے۔ تھکن اور جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے اور طبیعت کو ہشاش بشاش اور توانا رکھتا ہے قیمت ۴۵ روپے

کیور ہومیو میڈیکیشن (ڈاکٹر ولبر ہومیو) **کمپنی** گولبازار ربوہ
فون: 04524-771، 04524-212299 فیکس: 04524-211283

ضرورت الیکٹریشن و گیس ویلڈر

۱۔ الیکٹریشن: جو کہ تھری فیس سنگل فیس موٹر وائنڈنگ، وائرنگ جانتا ہو۔
۲۔ تجربہ کار گیس ویلڈر بھی درکار ہے

پتہ برائے رابطہ:

پٹھہ کمانی فیکٹری
گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ
کوٹ شہاب الدین
شاہدرہ لاہور
فون: 271779-270936-274747